

۵۔ شرح : اگر محبوب کی جادو بھری آنکھ کا اشارہ پائے تو آئینہ طوطی کی طرح بولنے لگے۔

طوطی آئینے میں اپنا عکس دیکھ کر بولنے لگتا ہے۔ محبوبوں کی آنکھیں اشاروں میں باتیں کرتی ہیں۔ مرزا کہتے ہیں کہ میرے محبوب کی آنکھ کے اشارے سے آئینہ طوطی بن جائے۔

یہاں چشمِ فنوں گر یعنی جادو بھری آنکھ اس لیے کہا کہ طوطی کی طرح آئینے کا بول اٹھنا خلافِ عادت واقعہ ہے اور یہ جادو کے بغیر ممکن نہیں۔
۶۔ لغات۔ آبلہ پا : وہ شخص جس کے تلوے چھالوں سے بھرے ہوں۔

شرح : اے اللہ! کانٹوں بھری وادی میں ایک ایک کانٹے کی زبان پیاس کے مارے خشک ہو گئی ہے۔ کسی ایسے شخص کو بھیج جس کے تلوے آبلوں سے لبریز ہوں تاکہ وہ اس میں پھر نکلے اور آبلوں کے پانی سے کانٹوں کی پیاس بجھ سکے۔

اس شعر کی خوبیاں خاص توجہ کی محتاج ہیں، مثلاً :
”کانٹوں کی زبان سوکھ گئی“ کہ کر ان کی وضع و ہیئت کا نقشہ بہترین انداز میں پیش کر دیا ہے۔ ان کی نوکیں دیکھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ زبانیں خشک ہو کر نیکی ہو گئیں۔

۲۔ عام نباتات کو سیراب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جڑوں میں پانی چھوڑ دیتے ہیں، لیکن کانٹوں کو اس طرح پانی نہیں دیا جاسکتا ہے۔

۳۔ ان کے لیے سیرابی کا انتظام ایسا ہونا چاہیے کہ سُکھی ہوئی زبانیں تر ہو سکیں اور اس کا بہترین طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ جس کے تلووں میں چھالے ہوں، وہ ان کانٹوں پر پھر نکلے۔

۷۔ شرح : محبوب کا نازک جسم زنار کی آغوش میں دیکھا تو فرمایا کہ